السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا عورت قبرستان جاسکتی ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمادیں۔ (محمد ذیشان سجانی، سیالکوٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبرستان سے آئیں تو پوچھا گیا؛اے ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا! آپ کہاں سے آئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے بھائی عبدالرحمان بن ابی بکر(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر سے آئی ہوں، تو پوچھا گیا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: "نعم، کان نہی ثم أمر بزیارتہا" جی ہاں! آپ نے منع فرمایا تھا، پھر (بعد میں) زیارت کا حکم دے دیا تھا۔

(مستدرک للحاکم 376ھ 1392 وسندہ صحیح السنن الکبریٰ للبیہقی 4/78ح 6999 سنن ؟؟؟)

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہیں:

1۔ قبروں کی زیارت سے ممانعت والا حکم منسوخ ہے۔

2۔ عورتوں کے لیے اپنے قریبی رشتہ داروں کی قبروں پر (کبھی کبھار) جانا جائز و غیر ممنوع ہے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كُنتُ نَهَيْتُكُم عَن زِيارَةِ القُبورِ فَزُوروها".

(میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس (اب) ان کی زیارت کیا کرو۔ (صحیح مسلم ج1 ص314 ح977 ترقیم دارالسلام 2260"

اس حدیث کے عموم میں عورتیں بھی شامل ہیں لہذا ان کے لیے زیارت قبور جائز ہے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو کہ ایک قبر کے قریب (بیٹھی) رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا:

(اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي) "تو اللہ سے ڈر اور صبر کر" (صحیح بخاری: 1252 صحیح مسلم: 926 دارالسلام: 2141"

اس حدیث سے بھی عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کا جواز ثابت ہے اور دوسرے دلائل مثلاً سیدہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث وغیرہ سے بھی یہی ظاہر ہے کہ عورتوں کے لیے اپنے قریبی رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کے لیے کبھی کبھار جانا منع نہیں ہے۔

اگر کوئی کہے کہ آپ نے رشتہ داروں اور کبھی کبھار کی شرطیں کیوں لگائی ہیں؟ تو اس کی وضاحت درج ذیل ہے:

1۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "زوارات القبور" یعنی کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، پر لعنت فرمائی ہے۔ "(سنن ترمذی: 1056 وقال: "ھذا حدیث حسن صحیح وسندہ حسن)

زوارات" مبالغے کا صیغہ ہے، یعنی عورتوں کے لیے کثرت سے قبروں کی زیارت منع بلکہ حرام ہے۔"

تنبیہ:۔

(ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "زائرات القبور" پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ترمذی 320 وقال: "حدیث حسن" سنن ابی داود: 3236 سنن النسائی 2045

اس روایت کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول : ابوصالح مولیٰ ام ہانی جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے ۔

دوم : ابوصالح نے اس روایت کو اختلاط کے بعد بیان کیا تھا ، لہذا اس روایت کو حسن قرار دینا صحیح نہیں ہے ۔

2۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے ، آپ نے ایک عورت کو دیکھا جو یہ نہیں سمجھتی تھی کہ آپ نے اسے پہچان لیا ہے ، پھر جب آپ راستے کے درمیان پہنچے تو کھڑے ہوگئے حتیٰ کہ وہ عورت قریب آگئی ، دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تھیں ۔ آپ نے انھیں فرمایا : اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر سے کیوں باہر آئی ہو ؟ انھوں نے جواب دیا : میں اس میت والوں کے گھر گئی تھی ، تاکہ تعزیت کروں اور مغفرت کی دعا کروں ۔ آپ نے فرمایا : "شاید توان کے ساتھ کُدیٰ (قبرستان) تک بھی گئی ہے ؟ " انھوں (سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے جواب دیا : میں اللہ کی پناہ چاہتی ہوں کہ وہاں (قبرستان تک) گئی ہوں اور میں نے آپ کو اس کے بارے میں (منع کرتے ہوئے) سنا ہے ۔ الخ (سنن ابی داود 3123

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے اور ربیعہ بن سیف المعافری کو جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے ، لہذا امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا انھیں ضعیف قرار دینا جمہور کی توثیق کے بعد مضر نہیں ہے ۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ عورتوں کے لیے اپنے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ غیر لوگوں کی قبروں کی زیارت جائز نہیں ہے ۔

ان روایات کے بعد آخر میں ، عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کے بارے میں خلاصۃ التحقیق درج ذیل ہے :

1۔ عورتوں کے لیے اپنے قریبی رشتہ داروں مثلاً بھائی ، بیٹا اور شوہر وغیرہ کی قبروں پر کبھی کبھار جانا جائز ہے ۔

2۔ غیر لوگوں کی قبروں پر عورتوں کا جانا حرام ہے ۔

3۔ جو عورتیں " بابوں " مزاروں ، درباروں اور پیروں کی قبروں پر جاتی ہیں ، یہ جائز نہیں بلکہ حرام ہے ۔

4۔ عورتوں کا کثرت سے قبروں کی زیارت کرنا حرام ہے ۔

5۔ قبروں کی زیارت کے لیے جانے کے کئی مقاصد ہیں ، مثلاً :

اول : مُردوں کے لیے دعائے مغفرت ورحمت کی جائے ۔

دوم : موت اور آخرت کو یاد کیا جائے ۔

6۔ قبروں پر جاکر قبر والوں سے دعائیں ومرادیں مانگنا ، اپنی حاجات میں انھیں پکارنا ، مشکل کشا اور حاجت روا سمجھنا ، نیز صفات الٰہی مختصہ بذات باری تعالیٰ کو اموات کے ساتھ منسوب کرنا کفر ، شرک اور ظلم عظیم ہے ۔ (21/ ستمبر 2011ء جامعۃ الامام البخاری ، سرگودھا))

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 3۔ نمازِ جنازہ سے متعلق مسائل - صفحہ 133

محدث فتویٰ